ستائیس مارچ

ایک دردناک زندگی کی ابتداء

پمفلٹ | بلوچ نیشنل موومنٹ

ستائیس مارچ

ایک دردناک زندگی کی ابتداء

معزز بلوچ!

بلوچستان میں ہر دن ایک سیاہ دن کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ بلوچ کی زندگی میں ایسا کوئی دن نہیں گزرتا جب جبری گمشدگی کے واقعات نہ ہو، مسخ شدہ لاش برآمد نہ ہو، جعلی مقابلے اور اجتماعی سزا کے عمل کے ذریعے بلوچ جہد کاروں کے خاندان کو ذہنی و جسمانی اذیت کے عمل سے گزارا نہ جائے، مجموعی طور پر بلوچستان کی صورتحال سے بلوچ عوام کی زندگی کو مکمل طور پر اجیرن بنادیا گیا ہے۔

ستائیس مارچ بلوچ قوم کے لیے ایک ایسے سیاہ دن کی حیثیت رکھتا ہے جس دن پاکستانی آرمی اور اس کے اداروں نے بلوچ گلزمین پر قبضہ کرکے بلوچ قوم کو ثقافتی، سماجی، سیاسی، تعلیمی و معاشی حوالے سے محرومی کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا ہے۔ ستائیس مارچ کا دن اس دردناک زندگی کی ابتداء کا

دن ہے جس نے بلوچ قوم کو شناخت اور تشخص کے مسئلے سے دوچار کر دیا۔ اس دردناک زندگی سے چھٹکارا پانے کا حل بلوچ قوم کی آزادی و مزاحمت میں پنہاں ہے۔ مزاحمت کے بغیر نہ دردناک زندگی سے چھٹکارا ممکن ہے اور نہ ہی پاکستانی ظلم و جبر اور ذلت آمیز زندگی سے۔

غیور بلوچ عوام!

ستائیس مارچ کی تاریخی حقیقت کو اگر دیکھیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ جب دوسری جنگ عظیم میں برطانوی سرکار کو معاشی و جنگی محاذ پر نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تو ریاست برطانیہ نے اس خطے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لیے ہندوستان کو تقسیم کر کے اس کے بطن سے پاکستان جیسی ریاست کو جنم دیا اور پاکستان کو مدد و تعاون فراہم کر کے سازشوں کے ذریعے بلوچ سرزمین کو پاکستان کے حوالے کر دیا۔

تاریخی شواہد اور دستاویزات ثابت کرتے ہیں کہ گیارہ اگست 1947 کو سرکار برطانیہ نے بلوچستان کی آزادی کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ بلوچستان کی آزاد حیثیت کو پاکستان اور برطانیہ دونوں نے تسلیم بھی کیا۔ تاریخ اس بات

کا بھی ثبوت فراہم کرتی ہے کہ بلوچستان کی آزادی کے دن خان بلوچ میر احمد یار خان نے عوام سے خطاب کر کے بلوچستان کے امن و سلامتی کو قائم کرنے کے لیے قربانی دینے کا بھی عہد کیا۔

بلوچ قومی تاریخ میں یہ بات بھی نقش ہے کہ میر احمد یار خان نے بلوچستان کے مستجار علاقوں کی واپسی کے لیے گورنر جنرل پاکستان محمد علی جناح کو بلوچستان کا وکیل نامزد کیا لیکن اپنے دھوکے بازی کی فطرت سے مجبور پاکستان نے سازشوں کا جال بچھا کر مستجار علاقوں کی واپسی کے بجائے میر احمد یار خان کے سامنے الحاق کی تجویز پیش کی جسے بلوچستان کے دارالعوام اور دارلعمرا نے یکسر مسترد کیا اور الحاق کے خلاف جنگ اور مزاحمت کرنے کا بھی اعلان کیا۔

فرزندان زمین!

سازشوں کا سلسلہ وسیع ہوتا چلا گیا اور آخر کار سترہ مارچ 1948 کو ریاست لسبیلہ، خاران اور مکران کے ساتھ الحاق کر کے غیر آئینی اقدام اٹھایا گیا جس کے خلاف بلوچ عوام نے بھرپور مزاحمت کی اور آخر کار 27 مارچ

1948 کو کلات پر فوج کشی کر کے بلوچستان پر قبضہ کر کے سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا اور اس وقت کی متحرک سیاسی پارٹی کلات اسٹیٹ نیشنل پارٹی کو کالعدم قرار دیا گیا، اس غیر قانونی و غیر انسانی عمل کے خلاف آغا عبدالکریم کی سربراہی میں مزاحمت کی بنیاد بھی رکھی گئی جسے دھوکے کے ساتھ ختم کر دیا گیا۔

بہادر زمین کے فرزندوں!

بلوچ قوم کی تاریخ مزاحمتی تاریخ ہے جس نے پرتگال سامراج سے لے کر انگریز سامراج کے خلاف مزاحمت کا راستہ اختیار کر کے اپنے قومی تشخص کو محفوظ کیا۔ خان محراب خان جس کی مزاحمت آج بھی تاریخ کا حصہ ہے جس نے شہادت کا رتبہ پا کر خود کو ہمیشہ کے لیے امر کر دیا، آج بھی ہزاروں کی تعداد میں بلوچ نوجوان پاکستانی اذیت گاہوں میں دردناک زندگی گزار رہے ہیں۔ سینکڑوں بلوچ سیاسی مزاحمت کاروں کو شہید کر دیا گیا ہے اور آج اسی مزاحمت کی وجہ سے جہدکاروں کے خاندان کو اجتماعی سزا کے عمل سے گزارا جا رہا ہے جو ریاست پاکستان کی شکست کا ثبوت ہے۔

بلوچ زمین کے وارثوں!

ہمارے اسلاف نے ہر دور میں مزاحمت کا راستہ اختیار کر کے قومی تشخص و قومی و قار کی حفاظت کی ہے۔ آج بھی ہماری قوم تشخص و و قار کی بحالی کے لیے جدوجہد کر رہی ہے ۔ آج ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنی قومی آزادی کے لئے مزاحمت کا راستہ اختیار کر کے قومی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے سیاسی و مزاحمتی تنظیموں کا حصہ بن کر ان کی مضبوطی کے لیے کردار ادا کریں۔